کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے

(مسئلہ خلافت پر پہلی پُر شوکت تحریر)

(۲۱؍ مارچ ۱۹۱۴ء)

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ (البقرہ:۳۱) اور جب تیرے رب نے ملائکہ سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ مقرر کرنا چاہتا ہوں تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا آپ ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کرتے ہیں جو فساد کرے گا اور خون بہائے گا اور ہم وہ لوگ ہیں جو حضور کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور آپ کی قدوسیت کا اقرار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی اس بات کو سن کر فرمایا کہ میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

یہ ایک ایسی آیت ہے جس سے خلافت کے کُل جھگڑوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم کے زمانہ سے خلافت پر اعتراض ہوتے چلے آئے ہیں اور ہمیشہ بعض لوگوں نے خلافت کے خلاف جوشوں کا اظہار کیا ہے پس میں بھی جماعت احمدیہ کو اسی آیت کی طرف متوجہ کرتا ہوں تا وہ صِرَاطِ مُسْتَقِیْم کو پاسکے اور ہدایت کی راہ معلوم کر سکے۔

خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے نہ انسان۔ اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں چنانچہ انبیاء و

مأمورین کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (النور:۵۶) اللہ تعالیٰ تم میں سے مؤمنوں اور نیک اعمال والوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ انہیں اسی طرح زمین میں خلیفہ مقرر فرمائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو مقرر کیا اور ان خلفاء کے اس دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے قائم کرے گا اور ان کے خوفوں کو امن سے بدل دے گا وہ میری ہی عبادت کریں گے اور میرا کسی کو شریک نہیں قرار دیں گے اور جو شخص اس حکم کے ہوتے ہوئے بھی ان کا انکار کرے گا تو وہ خدا تعالیٰ سے دور کیا جائے گا۔

اب اس آیت کے ماتحت جس قسم کی خلافت آنحضرت ﷺ کے بعد ہوئی وہی خلافت راشدہ ہے اور اسی قسم کی خلافت مسیح موعودؑ کے بعد ہونی ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں مسیح موعودؑ کی نسبت فرماتا ہے هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الجمعہ:۳-۴) خدا ہی ہے جس نے امیوں میں ایک رسول بھیجا جو انہی میں سے ہے اور جو ان پر خدا کا کلام پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور بیشک اس سے پہلے وہ کھلی کھلی گمراہی میں تھے اور وہ رسول ایک اور قوم کو بھی سکھائے گا جو ابھی تک ان سے نہیں ملی اور خدا تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کے زمانہ کو آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے کہ ایک دفعہ تو آنحضرت ﷺ نے صحابہ کی تربیت کی ہے اور ایک دفعہ وہ پھر ایک اور قوم کی تربیت کریں گے جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئی پس مسیح موعود کی جماعت کو صحابہ رضوان اللہ علیہم سے مشابہ قرار دے کر بتا دیا ہے کہ دونوں میں ایک ہی قسم کی سنت جاری ہو گی پس جس طرح آنحضرت ﷺ کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہؤا ضرور تھا کہ مسیح موعودؑ کے بعد بھی ایسا ہی ہوتا چنانچہ خود حضرت مسیح موعودؑ نے الوصیت میں صاف لکھ دیا ہے کہ جس طرح آنحضرت ﷺ کے بعد ابو بکرؓ کے ذریعہ دوسری قدرت کا اظہار ہؤا ضرور ہے کہ تم میں بھی ایسا ہی ہو اور اس عبارت کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے بعد سلسلہ خلافت کے منتظر تھے مگر جس

طرح آنحضرت ﷺ نے اس امر میں صرف اشارات پر اکتفا کیا اسی طرح آپ نے بھی اشارات کو ہی کافی سمجھا کیونکہ ضرور تھا کہ جس طرح پہلی قدرت یعنی مسیح موعودؑ کے وقت ابتلاء آئے دوسری قدرت یعنی سلسلہ خلافت کے وقت بھی ابتلاء آتے۔

ہاں ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ خلیفہ اپنے پیش رو کے کام کی نگرانی کے لئے ہوتا ہے اسی لئے آنحضرت ﷺ کے خلفاء ملک و دین دونوں کی حفاظت پر مأمور تھے کیونکہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دینی اور دنیاوی دونوں بادشاہتیں دی تھیں لیکن مسیح موعودؑ جس کے ذریعہ آنحضرت ﷺ کا جمالی ظہور ہُوا صرف دینی بادشاہ تھا اس لئے اس کے خلفاء بھی اسی طرز کے ہوں گے۔

پس جماعت کے اتحاد اور شریعت کے احکام کو پورا کرنے کے لئے ایک خلیفہ کا ہونا ضروری ہے اور جو اس بات کو رد کرتا ہے وہ گویا شریعت کے احکام کو رد کرتا ہے صحابہ کا عمل اس پر ہے اور سلسلہ احمدیہ سے بھی خدا تعالیٰ نے اسی کی تصدیق کرائی ہے جماعت کے معنی ہی یہی ہیں کہ وہ ایک امام کے ماتحت ہو جو لوگ کسی امام کے ماتحت نہیں وہ جماعت نہیں اور ان پر خدا تعالیٰ کے وہ فضل نازل نہیں ہوسکتے اور کبھی نہیں ہوسکتے جو ایک جماعت پر ہوتے ہیں۔

پس اے جماعت احمدیہ! اپنے آپ کو ابتلاء میں مت ڈال اور خدا تعالیٰ کے احکام کو رد مت کر کہ خدا کے حکموں کو ٹالنا نہایت خطرناک اور نقصان دہ ہے اسلام کی حقیقی ترقی اس زمانہ میں ہوئی جو خلافت راشدہ کا زمانہ کہلاتا ہے پس تو اپنے ہاتھ سے اپنی ترقیوں کو مت روک اور اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مت مار۔ کیسا نادان ہے وہ انسان جو اپنا گھر آپ گراتا ہے اور کیا ہی قابل رحم ہے وہ شخص جو اپنے گلے پر آپ چھری پھیرتا ہے پس تو اپنے ہاتھ سے اپنی تباہی کا بیج مت بو اور جو سامان خدا تعالیٰ نے تیری ترقی کے لئے بھیجے ہیں ان کو رد مت کر کیونکہ فرمایا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ۔ (ابراہیم:۸) البتہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں بڑھاؤں گا اور زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی راہ اختیار کی تو یاد رکھو کہ میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔

یہ ایک دھوکا ہے کہ سلسلہ خلافت سے شرک پھیلتا ہے اور گدیوں کے قائم ہونے کا خطرہ ہے کیونکہ آج سے تیرہ سو سال پہلے خدا تعالیٰ نے خود اس خیال کو رد فرمادیا ہے کیونکہ خلفاء کی نسبت فرماتا ہے يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا (النور:۵۶) خلفاء میری ہی عبادت کیا کریں گے اور

میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دیں گے۔ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ ایک زمانہ میں خلافت پر یہ اعتراض کیا جائے گا کہ اس سے شرک کا اندیشہ ہے اور غیر مأمور کی اطاعت جائز نہیں پس خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں ہی اس کا جواب دے دیا کہ خلافت شرک پھیلانے والی نہیں بلکہ اسے مٹانے والی ہوگی اور خلیفہ مشرک نہیں بلکہ موحد ہوں گے ورنہ آیت استخلاف میں شرک کے ذکر کا اور کوئی موقعہ نہ تھا۔

غرض کہ خلافت کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا خصوصاً وہ قوم جو اپنے عمل سے چھ سال تک مسئلہ خلافت کے معنی کر چکی ہو اس کا ہرگز حق نہیں کہ اب خلافت کی تحقیقات شروع کرے اور اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو سمجھا جائے گا کہ خلیفہ اول کی بیعت بھی اس نے نفاق سے کی تھی کیونکہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ خلفائے سلسلہ اول سے مشابہت دیتا تھا اور خلیفہ کی حیثیت میں بیعت لیا کرتا تھا اور اس کے وعظوں اور لیکچروں میں اس امر کو ایسا واضح کر دیا گیا تھا کہ کوئی راستباز انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ اور اب اس کی وفات کے بعد کسی کا حق نہیں کہ جماعت میں فساد ڈلوائے۔

مجھے اس مضمون کے لکھنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں تفرقہ کے آثار ہیں اور بعض لوگ خلافت کے خلاف لوگوں کو جوش دلا رہے ہیں یا کم سے کم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ خلیفہ ایک پریذیڈنٹ کی حیثیت میں ہو اور یہ کہ ابھی تک جماعت کا کوئی خلیفہ نہیں ہُوا۔ مگر میں اس اعلان کے ذریعہ سے تمام جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ خلیفہ کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ میں ثابت کر چکا ہوں اور اس کی بیعت کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح حضرت خلیفہ اول کی تھی اور یہ بات بھی غلط مشہور کی جاتی ہے کہ جماعت کا اس وقت تک کوئی خلیفہ مقرر نہیں ہُوا بلکہ خدا نے جسے خلیفہ بنانا تھا بنا دیا اور اب جو شخص اس کی مخالفت کرتا ہے وہ خدا کی مخالفت کرتا ہے۔

میں نے کسی سے درخواست نہیں کی کہ وہ میری بیعت کرے نہ کسی سے کہا کہ وہ میرے خلیفہ بننے کے لئے کوشش کرے اگر کوئی شخص ایسا ہے تو وہ علی الاعلان شہادت دے کیونکہ اس کا فرض ہے کہ جماعت کو دھوکے سے بچائے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ خدا کی لعنت کے نیچے ہے اور جماعت کی تباہی کا عذاب اس کی گردن پر ہوگا۔ اے پاک نفس انسانو! جن میں بدظنی کا مادہ نہیں مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کبھی انسان سے خلافت کی تمنا نہیں کی اور یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ وہ مجھے خلیفہ بنا دے یہ اس کا اپنا فعل ہے یہ میری

درخواست نہ تھی۔ میری درخواست کے بغیر یہ کام میرے سپرد کیا گیا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے کہ اس نے اکثروں کی گردنیں میرے سامنے جھکا دیں۔ میں کیونکر تمہاری خاطر خدا تعالیٰ کے حکم کو رد کردوں مجھے اس نے اسی طرح خلیفہ بنایا جس طرح پہلوں کو بنایا تھا۔ گو میں حیران ہوں کہ میرے جیسا نالائق انسان اسے کیونکر پسند آگیا لیکن جو کچھ بھی ہو اس نے مجھے پسند کرلیا اور اب کوئی انسان اس کُرتہ کو مجھ سے نہیں اتار سکتا جو اس نے مجھے پہنایا ہے یہ خدا کا دین ہے اور کون سا انسان ہے جو خدا کے عطیہ کو مجھ سے چھین لے۔ خدا تعالیٰ میرا مددگار ہوگا۔ میں ضعیف ہوں مگر میرا مالک بڑا طاقتور ہے میں کمزور ہوں مگر میرا آقا بڑا توانا ہے میں بلا اسباب ہوں مگر میرا بادشاہ تمام اسبابوں کا خالق ہے میں بے مددگار ہوں مگر میرا رب فرشتوں کو میری مدد کے لئے نازل فرمائے گا (انشاء اللہ) میں بے پناہ ہوں مگر میرا محافظ وہ ہے جس کے ہوتے ہوئے کسی پناہ کی ضرورت نہیں۔

لوگ کہتے ہیں میں جھوٹا ہوں اور یہ کہ میں مدتوں سے بڑائی کا طلب گار تھا اور فخر میں مبتلا تھا جاہ طلبی مجھے چین نہ لینے دیتی تھی مگر میں ان لوگوں کو کہتا ہوں کہ تمہارا اعتراض تو وہی ہے جو ثمود نے صالح پر کیا یعنی بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ (القمر:۲۶) وہ تو جھوٹا اور متکبر اور بڑائی کا طالب ہے۔ اور میں بھی تم کو وہی جواب دیتا ہوں جو حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا کہ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ (القمر:۲۷)۔ ذرا صبر سے کام لو خدا تعالیٰ کچھ دنوں تک خود بتادے گا کہ کون جھوٹا اور متکبر ہے اور کون بڑائی کا طلب گار ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلافت کے انتخاب کے لئے ایک لمبی میعاد مقرر ہونی چاہئے تھی کہ کل جماعتیں اکٹھی ہوتیں اور پھر انتخاب ہوتا لیکن اس کی کوئی دلیل پیش نہیں کی جاتی کہ ایسا کیوں ہوتا نہ تو ایسا آنحضرت ﷺ کے بعد ہوا اور نہ حضرت مسیح موعود کی وفات پر ہوا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی بیعت کرنے والے ۱۲۰۰ آدمی تھے اور ۲۴ گھنٹہ کا وقفہ ہوا تھا لیکن اب ۲۸ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد قریباً دو ہزار آدمی نے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حالانکہ حالات بھی مخالف تھے اور یہ سوال پیدا کیا گیا تھا کہ خلافت کی ضرورت ہی نہیں اور یہ خدا تعالیٰ ہی کا کام تھا کہ اس نے اس فتنہ کے وقت جماعت کو بچالیا اور ایک بڑے حصہ کو ایک شخص کے ہاتھ پر متحد کردیا۔ حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر تو ابتداء میں صرف تین آدمیوں نے بیعت کی تھی یعنی حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ نے مہاجرین میں سے اور قیس ابن سعدؓ نے انصار میں سے اور بیعت کے وقت بعض لوگ تلواروں کے ذریعہ سے بیعت کو روکنا چاہتے تھے اور پکڑ پکڑ کر لوگوں کو اٹھانا چاہتے تھے

اور بعض تو ایسے جوش میں تھے کہ طعنہ دیتے تھے اور بیعت کو لغو قرار دیتے تھے تو کیا اس کا یہ نتیجہ سمجھنا چاہئے کہ نعوذ باللہ حضرت ابو بکرؓ کو خلافت کی خواہش تھی کہ صرف تین آدمیوں کی بیعت پر آپ بیعت لینے کیلئے تیار ہو گئے اور باوجود سخت مخالفت کے بیعت لیتے رہے یا یہ نتیجہ نکالا جائے کہ آپ کی خلافت ناجائز تھی مگر جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ پس جبکہ ایک شخص کی دو ہزار آدمی بیعت کرتے ہیں اور صرف چند آدمی بیعت سے الگ رہتے ہیں تو کون ہے جو کہہ سکے کہ وہ خلافت ناجائز ہے۔ اگر اس کی خلافت ناجائز ہے تو ابو بکرؓ، عثمان و علی اور نور الدین رضوان اللہ عنھم کی خلافت اس سے بڑھ کر ناجائز ہے۔

پس خدا کا خوف کرو اور اپنے منہ سے وہ باتیں نہ نکالو جو کل تمہارے لئے مصیبت کا باعث ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو اور وہ سلسلہ جو اس کے مامور نے سالہا سال کی مشقت اور محنت سے تیار کیا تھا اسے یوں اپنے بغضوں اور کینوں پر قربان نہ کرو۔

مجھ پر اگر اعتراض ہوتے ہیں کیا ہوا مجھے وہ شخص دکھاؤ جس کو خدا نے اس منصب پر کھڑا کیا جس پر مجھے کیا اور اس پر کوئی اعتراض نہ ہوا ہو جبکہ آدمؑ پر فرشتوں نے اعتراض کیا تو میں کون ہوں جو اعتراضوں سے محفوظ رہوں فرشتوں نے بھی اپنی خدمات کا دعویٰ کیا تھا اور ابلیس نے بھی اپنی بڑائی کا دعویٰ کیا تھا مگر بے خدمت آدمؑ جو ان کے مقابلہ میں اپنی کوئی بڑائی اور خدمت نہیں پیش کر سکتا تھا خدا کو وہی پسند آیا اور آخر سب کو اس کے سامنے جھکنا پڑا۔ پس اگر آدمؑ کے مقابلہ میں فرشتوں نے اپنی خدمات کا دعویٰ کیا تھا کہ ہم نے بڑی بڑی خدمات کی ہیں وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ (البقرہ:۳۱) آج بھی وہی دعویٰ نہ پیش کیا جاتا۔ مگر فرشتہ خصلت ہے وہ انسان جو ٹھوکر کھا کر سنبھلتا ہے اور خدا تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو تکبر کی وجہ سے آخر تک اطاعت سے سرگردان رہے۔ پس اے میرے دوستو! تم فرشتہ بنو اور اگر تم کو ٹھوکر لگی بھی ہے تو توبہ کرو کہ تا خدا تمہیں ملائکہ میں جگہ دے۔ ورنہ یاد رکھو کہ فتنہ کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔

کیا تمہیں مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں پر اعتبار نہیں۔ اگر نہیں تو تم احمدی کس بات کے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے سبز اشتہار میں ایک بیٹے کی پیشگوئی کی تھی کہ اس کا ایک نام محمود ہو گا۔ دوسرا نام فضل عمر ہو گا۔ اور تریاق القلوب میں آپؑ نے اس پیشگوئی کو مجھ پر چسپاں بھی کیا ہے پس مجھے بتاؤ کہ عمرؓ کون تھا۔ اگر تمہیں علم نہیں تو سنو کہ وہ دوسرا خلیفہ تھا۔ پس میری پیدائش سے پہلے خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کر چھوڑا تھا کہ میرے سپرد وہ کام کیا جائے جو حضرت عمرؓ کے سپرد ہوا تھا۔ پس اگر مرزا غلام احمد خدا کی طرف سے تھا تو تمہیں اس شخص کے ماننے میں کیا

عذر ہے جس کا نام اس کی پیدائش سے پہلے عمر رکھا گیا- اور میں تمہیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں اس پیشگوئی کا مجھے کچھ بھی علم نہ تھا- بلکہ بعد میں ہؤا-

اس پیشگوئی کے علاوہ خدا تعالیٰ نے سینکڑوں آدمیوں کو خوابوں کے ذریعہ سے میری طرف جھکا دیا اور قریباً ڈیڑھ سو خواب تو ان چند دنوں میں مجھ تک بھی پہنچ چکی ہے- اور میرا ارادہ ہے کہ اس کو شائع کر دیا جائے- اور میری ان تمام باتوں سے یہ غرض نہیں ہے کہ میں اپنی بڑائی بیان کروں بلکہ غرض یہ ہے کہ کسی طرح جماعت کا تفرقہ دور ہو- اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی ہدایت دے جو اس وقت ایک اتحاد کی رسی میں نہیں جکڑے گئے- ورنہ میری طبیعت ان باتوں کے اظہار سے نفرت کرتی ہے- مگر جماعت کا اتحاد مجھے سب باتوں سے زیادہ پیارا ہے-

وہ لوگ جو میری مخالفت کرتے ہیں یا اب تک بیعت میں داخل نہیں ہوئے- آخر کیا چاہتے ہیں کیا وہ چاہتے ہیں کہ آزاد رہیں مگر وہ یاد رکھیں کہ ان کا ایسا کرنا اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے مترادف ہو گا- پھر کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ کوئی اور خلیفہ مقرر کریں- اگر وہ ایسا چاہتے ہیں تو یاد رکھیں کہ ایک وقت میں دو خلیفہ نہیں ہو سکتے اور شریعت اسلام اسے قطعاً حرام قرار دیتی ہے- پس اب وہ جو کچھ بھی کریں گے اس سے جماعت میں تفرقہ پیدا کریں گے- خدا چاہتا ہے کہ جماعت کا اتحاد میرے ہی ہاتھ پر ہو اور خدا کے اس ارادہ کو اب کوئی نہیں روک سکتا- کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ان کے لئے صرف دو ہی راہ کھلے ہیں- یا تو وہ میری بیعت کر کے جماعت میں تفرقہ کرنے سے باز رہیں یا اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ کر اس پاک باغ کو جسے پاک لوگوں نے خون کے آنسوؤں سے سینچا تھا اکھاڑ کر پھینک دیں جو کچھ ہو چکا ہو چکا- مگر اب اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت کا اتحاد ایک ہی طریق سے ہو سکتا ہے کہ جسے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے- ورنہ ہر ایک شخص جو اس کے خلاف چلے گا تفرقہ کا باعث ہو گا-

میرا دل اس تفرقہ کو دیکھ کر اندر ہی اندر گھلا جاتا ہے اور میں اپنی جان کو پگھلتا ہؤا دیکھتا ہوں رات اور دن میں غم و رنج سے ہم صحبت ہوں- اس لئے نہیں کہ تمہاری اطاعت کا میں شائق ہوں بلکہ اس لئے کہ جماعت میں کسی طرح اتحاد پیدا ہو جائے- لیکن میں اس کے ساتھ ہی کوئی ایسی بات نہیں کر سکتا جو عہدہ خلافت کی ذلت کا باعث ہو- وہ کام جو خدا نے میرے سپرد کیا ہے خدا کرے کہ عزت کے ساتھ اس سے عہدہ برآ ہوں اور قیامت کے دن مجھے اپنے مولا کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے-

اب کون ہے جو مجھے خلافت سے معزول کرسکے خدا نے مجھے خلیفہ بنایا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے انتخاب میں غلطی نہیں کرتا۔ اگر سب دنیا مجھے مان لے تو میری خلافت بڑی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر سب کے سب خدانخواستہ مجھے ترک کردیں تو بھی خلافت میں فرق نہیں آسکتا۔ جیسے نبی اکیلا بھی نبی ہوتا ہے۔ اسی طرح خلیفہ اکیلا بھی خلیفہ ہوتا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا کے فیصلہ کو قبول کرے۔ خدا تعالیٰ نے جو بوجھ مجھ پر رکھا ہے وہ بہت بڑا ہے اور اگر اسی کی مدد میرے شامل حال نہ ہو تو میں کچھ بھی نہیں کرسکتا۔ لیکن مجھے اس پاک ذات پر یقین ہے کہ وہ ضرور میری مدد کرے گی۔ میرا فرض ہے کہ جماعت کو متحد رکھوں اور انہیں متفرق نہ ہونے دوں اس لئے ہر ایک مشکل کا مقابلہ کرنا میرا کام ہے۔ اور انشاء اللہ آسمان سے میری مدد ہوگی۔ میں اس اعلان کے ذریعہ ہر ایک شخص پر جو اب تک بیعت میں داخل نہیں ہؤا۔ یا بیعت کے عہد میں متردّد ہے حجت پوری کرتا ہوں اور خدا کے حضور میں اب مجھ پر کوئی الزام نہیں۔ خدا کرے میرے ہاتھ سے یہ فساد فرو ہو جائے اور یہ فتنہ کی آگ بجھ جائے۔ تاکہ وہ عظیم الشان کام جو خلیفہ کا فرض اول ہے یعنی کل دنیا میں اپنے مطاع کی صداقت کو پہنچانا۔ میں اس کی طرف پوری توجہ کرسکوں۔ کاش میں اپنی موت سے پہلے دنیا کے دور دراز علاقوں میں صداقت احمدیہ روشن دیکھ لوں۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ (ابراہیم:۲۱)

مجھے اپنے رب پر بہت سی امیدیں ہیں اور میں اس کے حضور میں دعاؤں میں لگا ہؤا ہوں اور چاہئے کہ وہ تمام جماعت جو خدا کے فضل کے ماتحت اس ابتلاء سے محفوظ رہی ہے اس کام میں میری مدد کرے اور دعاؤں سے اس فتنہ کی آگ کو فرو کرے اور جو ایسا کریں گے خدا کے فضل کے وارث ہو جائیں گے۔ اور میری خاص دعاؤں میں ان کو حصہ ملے گا۔ میرے پیارو! آج کل نمازوں میں خشوع و خضوع زیادہ کرو۔ اور تہجد کے پڑھنے میں بھی سستی نہ کرو جو روزہ رکھ سکتے ہیں وہ روزہ رکھیں اور جو صدقہ دے سکتے ہیں وہ صدقہ دیں نہ معلوم کس کی دعا سے ' کس کے روزے سے ' کس کے صدقہ سے خدا تعالیٰ اس اختلاف کی مصیبت کو ٹال دے اور احمدی جماعت پھر شاہراہ ترقی پر قدم زن ہو خوب یاد رکھو کہ گو اکثر حصہ جماعت بیعت کرچکا ہے مگر تھوڑے کو بھی تھوڑا نہ سمجھو کیونکہ ایک باپ یا ایک بھائی کبھی پسند نہیں کرتا کہ اس کے دس بیٹوں یا بھائیوں میں سے ایک بھی جدا ہو جائے پس ہم کیونکر پسند کرسکتے ہیں کہ ہمارے بھائیوں میں سے بعض کھوئے جائیں خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔

پھر میں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ فتنہ کی مجلسوں میں مت بیٹھو۔ کیونکہ ابتداء میں انسان کا

ایمان ایسا مضبوط نہیں کہ وہ ہر ایک زہر سے بچ سکے پس ایسا نہ ہو کہ تم ٹھوکر کھاؤ۔ ان دو نصیحتوں کے علاوہ ایک اور تیسری نصیحت بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ جہاں جہاں تمہیں معلوم ہو کہ اختلاف کی آگ بھڑک رہی ہے وہاں وہ لوگ جو مضبوط دل رکھتے ہیں اپنے وقت کا حرج کر کے بھی پہنچیں اور اپنے بھائیوں کی جان بچائیں اور جو ایسا کریں گے خدا کی ان پر بڑی بڑی رحمتیں ہوں گی۔

فتنے ہیں اور ضرور ہیں مگر تم جو اپنے آپ کو اتحاد کی رسی میں جکڑ چکے ہو خوش ہو جاؤ کہ انجام تمہارے لئے بہتر ہوگا تم خدا کی ایک برگزیدہ قوم ہوگے۔ اور اس کے فضل کی بارشیں انشاء اللہ تم پر اس زور سے برسیں گی کہ تم حیران ہو جاؤ گے میں جب اس فتنہ سے گھبرایا اور اپنے رب کے حضور گرا تو اس نے میرے قلب پر یہ مصرعہ نازل فرمایا کہ "شکر للہ مل گیا ہم کو وہ لعل بے بدل"۔ اتنے میں مجھے ایک شخص نے جگا دیا اور میں اٹھ کر بیٹھ گیا مگر پھر مجھے غنودگی آئی اور میں اس غنودگی میں اپنے آپ کو کہتا ہوں کہ اس کا دوسرا مصرعہ یہ ہے کہ "کیا ہوا اگر قوم کا دل سنگ خارا ہو گیا"۔ مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ دوسرا مصرعہ الہامی تھا یا بطور تفہیم تھا پھر کل بھی میں نے اپنے رب کے حضور میں نہایت گھبرا کر شکایت کی کہ مولا میں ان غلط بیانیوں کا کیا جواب دوں جو میرے برخلاف کی جاتی ہیں اور عرض کی کہ ہر ایک بات حضور ہی کے اختیار میں ہے اگر آپ چاہیں تو اس فتنہ کو دور کر سکتے ہیں تو مجھے ایک جماعت کی نسبت بتایا گیا کہ لَیُمَزِّقَنَّھُمْ یعنی اللہ تعالیٰ ضرور ضرور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا پس اس سے معلوم ہوتا ہے ابتلاء ہیں لیکن انجام بخیر ہوگا مگر یہ شرط ہے کہ تم اپنی دعاؤں میں کوتاہی نہ کرو۔ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ "بعض بڑے چھوٹے کئے جائیں گے اور چھوٹے بڑے کئے جائیں گے" پس خدا کے حضور میں گر جاؤ کہ تم ان چھوٹوں میں داخل کئے جاؤ۔ جنہوں نے بڑا ہونا اور ان بڑوں میں داخل نہ ہو جن کے لئے چھوٹا ہونا مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم کرے اور اپنے فضل کے سایہ کے نیچے رکھے اور شماتتِ اعداء سے بچائے اسلام پر ہی ہماری زندگی ہو اور اسلام پر ہی ہماری موت ہو۔ آمین یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ

خاکسار **مرزا محمود احمد**

از قادیان ۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء